تو ایسی چیز کو جزوِ دین قرار دینا یا عبادات اور شرعی حقوق و فرائض میں اس کا اضافہ کر دینا بدعت ہے جو یکسر ناجائز ہے۔ یعنی ایسی کوئی چیز اختیار نہ کرنی چاہیے جو "ما انا علیہ واصحابی" کی کسوٹی پہ پوری نہ اُترے۔

شاہ صاحب کا کمال یہ ہے کہ حدیث میں سے بدعت کی بحث سے متعلق ایک ایک لفظ یا اصطلاح کو الگ لے کر اس کی وضاحت کی ہے۔ ان کے بیان کو پڑھ کر بہت سے حقائق سمجھ میں آجاتے ہیں۔

بڑی اہم بحث بدعت اصلیہ اور بدعتِ وصفیہ کی ہے۔ اس کی بڑی تفصیل ہے۔ اور اسے سمجھنا ضروری ہے۔

پھر شاہ صاحب کی اس کتاب میں "فائدہ اوّل" کے زیرِ عنوان بتایا گیا ہے کہ بدعتِ حقیقیہ میں کون سے امور داخل ہیں، پہلے اور دوسرے مسئلے میں۔ پھر ما بعد جو چیزیں شاہ صاحب نے بیان کی ہیں کاش کہ اُن کے لکھنے کی گنجائش ہوتی۔ پھر "فائدہ دوم" میں اُن امور کا بیان ہے جو بدعتِ حکمیہ میں داخل ہیں۔ عجیب معلومات ہیں۔ "فائدہ سوم" میں اُن باتوں کا بیان ہے جو بدعت سے مشابہ ہیں، مگر بدعت نہیں ہیں۔ پھر ایک مسئلہ ہے: "اجماع اور رواج میں فرق"۔ (کتنا اہم مسئلہ ہے!)۔ دوسرے اور تیسرے اور چوتھے مسئلہ کی بھی اہمیت ہے۔ فصلِ ثانی کے تحت "بدعت کا حکم" کے عنوان سے مزید وضاحت ہے۔

کتاب کے مباحث ایسے ہیں کہ اس تعارف نگاری کے بعد ایک بار پھر غور و فکر کے ساتھ اسے پڑھنے کی خواہش ہے۔

دراسۃ فی البناء الحضاری

مولفہ: ڈاکٹر محمود محمد سفر۔ ناشر: محکمہ شرعیہ و شئون المدینہ، قطر۔ کاغذ، طباعت، سرورق خوب۔

یہ کتاب الامۃ سیریز کی ۱۲ ویں کتاب ہے۔ مؤلف نے ملتِ اسلامیہ کے مرض کی تشخیص یہ کی ہے کہ ہمارا مرض دین سے دُوری، دین و دُنیا کی تفریق اور عیش کوشی کی زندگی گذارنا ہے

© rasailojaraid.com